احساسِ ذمہ داری

تمام مسلمانوں بالخصوص ذمّہ داروں کے دل میں ذمّہ داری کا
جذبہ بیدار کرنے میں معاوِن تحریر

احساسِ ذمہ داری

پیش کش
مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : احساسِ ذمہ داری

پیش کش : مرکزی مجلس شوریٰ

نظرثانی : المدینۃ العلمیۃ (شعبۂ اصلاحی کتب)

سن طباعت : ۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰۰۵ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

ملنے کے پتے : مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹّی، حیدر آباد

فہرست

پیشِ لفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ذمہ داری کسی بھی نوعیت کی ہو، اسے نبھانے کے لئے احساسِ ذمہ داری کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ الحمدللہ عزوجل! زیرِنظر کتاب **''احساسِ ذمہ داری''** تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کی پیش کش ہے۔ اس کتاب میں ان امور کا بیان ہے جن پر عمل کر کے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک اسلامی بھائی بالخصوص نگران اور ذمہ داران اسلامی بھائی اپنے دل میں احساسِ ذمہ داری بیدار کر سکتے ہیں۔ نیز اس کتاب میں ذمہ داران کے لئے **''چل مدینہ''** کے حروف کی نسبت سے سات مدنی پھول بھی پیش کئے گئے ہیں۔

اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھیئے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص ذمہ داران کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دے کر اپنے لئے ثوابِ جاریہ کا عظیم خزانہ اکٹھا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں امیرِ اہلِ سنت بانی دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کی غلامی میں رہتے ہوئے **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

مرکزی مجلسِ شوریٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْ ذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''ضیائے درود وسلام'' میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں:

''مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لیے طہارت ہے۔''
(مسند ابی یعلی، ج ۵، ص ۴۵۸، رقم الحدیث ۶۳۸۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا احساسِ ذمہ داری:

ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت مدینۂ منورہ کے مقدّس گلی کُوچوں میں مدَنی دورہ فرما رہے تھے۔ اِس دوران آپ نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے گھر میں چولہے پر دیگچی چڑھائے بیٹھی ہے اور اس کے بچے ارد گرد بیٹھے رو رہے ہیں۔ حضرتِ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت سے دریافت فرمایا، ''یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟'' اس عورت نے عرض کی، ''یہ بھوک کی وجہ سے رو رہے ہیں۔'' آپ نے پوچھا، ''اس دیگچی میں کیا ہے؟'' وہ بولی، ''میں نے ان بچوں کو بہلانے کے لئے اس میں پانی بھر کر چڑھا دیا ہے تا کہ بچے یہ سمجھیں کہ اس میں کچھ پک رہا ہے اور انتظار کرتے کرتے سو جائیں۔''

یہ سن کر حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے قرار ہو گئے اور

فوراً واپس لوٹے۔آپ نے ایک بڑی سی بوری میں آٹا، گھی، چربی، چھوہارے، کپڑے اور روپے منہ تک بھر لئے اور اپنے غلام اسلم سے ارشاد فرمایا، ''اسلم! یہ بوری ہماری پیٹھ پر لادو۔'' انہوں نے عرض کی، ''اے امیر المؤمنین! اسے میں اپنی پیٹھ پر اٹھا لیتا ہوں۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا، ''نہیں! اسے میں ہی اٹھاؤں گا **کیونکہ اس کا سوال آخرت میں مجھ ہی سے ہونا ہے۔**'' پھر وہ بوری اپنی پشت مبارک پر اٹھا کر اس عورت کے گھر لے گئے اور اس دیگچی میں آٹا، چربی اور چھوہارے ڈال کر اسے چولہے پر چڑھایا اور کھانا تیار کرنے لگے۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو اس عورت کے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔

اس کے بعد باہر صحن میں تشریف لے آئے اور ان بچوں کے سامنے اس انداز میں بیٹھ گئے جیسے کوئی جانور بیٹھتا ہے۔آپ کے غلام اسلم کا بیان ہے کہ میں آپ کے رعب کی وجہ سے کچھ نہ کہہ سکا۔آپ کافی دیر یونہی بیٹھے رہے یہاں تک کہ بچے آپ کے ساتھ ہنسنے کھیلنے لگے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس تشریف لا رہے تھے تو اپنے غلام سے دریافت فرمانے لگے، ''تم جانتے ہو کہ میں ان بچوں کے ساتھ اس طرح کیوں بیٹھا تھا؟'' غلام نے عرض کی، ''نہیں!'' تو ارشاد فرمایا، ''جب میں نے انہیں روتا ہوا دیکھا تو مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ انہیں یونہی چھوڑ کر آ جاؤں، لہذا! جب بچوں کے چہروں پر مسکراہٹ طاری ہوئی تو میرا دل شاد ہو گیا۔''

(کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضل الصحابۃ، ج۱۲، ص۴۵۶، رقم:۳۵۹۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروقِ اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی ذمہ داریوں کا کس قدر احساس تھا کہ امیر المؤمنین ہونے کے باوجود اناج کی بوری اپنی پیٹھ پر اٹھا کر اس عورت کے گھر تک لے گئے ۔ یہ وہی سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں جن کا فرمان ہے کہ ''اگر نہر فرات کے کنارے بکری کا بچہ بھی پیاسا مر گیا تو میں ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اس کے بارے میں حساب نہ لے لے۔'' (حلیۃ الاولیاء، ج۱، ص۸۹)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے فلاح کو پہنچنے والے (یعنی کامیابی کو پا لینے والے) مؤمنین کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا، ''**وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَ عَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ**'' ترجمہ کنز الایمان ''اور وہ (لوگ) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔'' (پ۱۸، المؤمنون:۸)

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ ''خزائن العرفان'' میں فرماتے ہیں کہ ''خواہ وہ امانتیں اللہ کی ہوں ..یا.. خلق (یعنی مخلوق) کی ،......اور اسی طرح عہد (یعنی وعدے) خدا کے ساتھ ہوں ..یا.. مخلوق کے ساتھ،......(اِن) سب کی وفا لازم ہے۔''

جبکہ علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ''یعنی ہر قسم کی ذمہ داری جو انسان اپنے ذمہ لیتا ہے، خواہ اس کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے، گفتار سے ہو یا کردار سے، اس کا پورا کرنا مسلمان کی امتیازی شان ہے۔''
(تفسیر قرطبی، ج۱۲، ص۹۹، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اُخروی کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں

چاہئے کہ اپنے اوپر عائد ہونے والی مختلف قسم کی ذمہ داریوں کو اچھی طرح نبھائیں اور اپنے وعدوں کو پورا کریں چاہے ان کا تعلق اُمورِ دنیا سے ہو یا آخرت سے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ ہم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے کیونکہ کسی نہ کسی حوالے سے ہم پر کچھ نہ کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، کہیں باپ کی حیثیت سے، کہیں شوہر کی، کہیں استاذ کی اور کہیں مجلس کا نگران ہونے کی حیثیت سے، علی ھذا القیاس (یعنی اسی پر قیاس کرلیں)۔ اِس حدیث میں بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جسے ہمارے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی نے اپنے رسالے ''مُردے کے صدمے'' میں نقل کیا ہے کہ '' کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔ تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائیگا۔'' (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۳۷۴)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف رضی اللہ عنہم اپنی ذمہ داریوں کے حوالے سے کس قدر حسّاس تھے اور احساسِ ذمہ داری ان میں کس طرح کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا؟ اس کا اندازہ ذیل میں دیئے گئے واقعات سے لگایئے۔ چنانچہ......

زخمی اونٹ:

ایک دن حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اونٹ کے زخم کو دھونے میں مصروف تھے۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ فرمارہے تھے کہ ''میں ڈرتا ہوں کہ کہیں قیامت میں مجھ سے اس زخم کے بارے میں پُرسش (پوچھ گچھ) نہ ہوجائے۔''

(تاریخ الخلفاء، فصل فی نبذ من اخبارہ وقضایاہ، ص ۱۱۰)

گھر کے کام کرد یا کرتے:

ابنِ عساکر نے حضرت ابو صالح غفاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ

حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینۃ المنورہ کے اطراف میں رہنے والی ایک نابینا عورت کے گھر کے کام کر دیا کرتے اور رات کو (گھڑوں میں) پانی بھر دیا کرتے اور اس کی پوری خبر گیری رکھتے تھے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۶۱)

خوفِ آخرت:

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک باغ میں گیا تو میں نے وہاں امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا، ''عمر، خطاب کا بیٹا اور امیر المؤمنین کا منصب، واہ کیا خوب! اے عمر اللہ تعالی سے ڈرتے رہو ورنہ وہ تم کو سخت عذاب دیگا۔'' (تاریخ الخلفاء، صفحہ ۱۰۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یہ وہی سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، جن کے فضائل خود سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمائے۔ چنانچہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ'' اللہ عزوجل نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری فرمادیا ہے۔'' (ترمذی کتاب المناقب، ج ۵، ص ۳۸۳)

یعنی ان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ حق ہوتے ہیں اور ان کی زبان سے جو کلمات ادا ہوتے ہیں حق ہوتے ہیں ان کے خیالات وکلام شیطانی یا نفسانی نہیں بلکہ رحمانی ہوتے ہیں۔

احساسِ ذمہ داری:

ایک دن خلیفۃ المسلمین فاروقِ ثانی حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ نے آپ سے عرض کی، ''مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔'' تو

آپ نے فرمایا،

''سنو! جب میں نے دیکھا کہ اس امت کے ہر سرخ وسفید کی ذمہ داری میرے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے تو مجھے فوراً دُور دراز کے شہروں اور زمین کے اطراف و اکناف میں رہنے والے بھوک کے مارے ہوئے فقیروں، بے سہارا مسافروں، ستم رسیدہ لوگوں اور اس قسم کے دوسرے افراد کا خیال آیا اور میرے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل مجھ سے میری رعایا کے بارے میں باز پُرس فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان تمام لوگوں کے حق میں میرے خلاف بیان دینگے۔ یہ سوچ کر میرے دل پر ایک خوف طاری ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں میرا کوئی عذر قبول نہیں فرمائے گا اور میں اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور کسی قسم کی صفائی پیش نہیں کرسکوں گا۔ یہ سوچ کر مجھے خود پر ترس آتا ہے اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کا سمندر امنڈ آتا ہے۔ اس حقیقت کو میں جتنا یاد کرتا ہوں، میرا احساس اتنا ہی بڑھتا چلا جاتا ہے۔''

پھر آپ نے اپنے بچوں کی امّی سے مخاطب ہوکر فرمایا، ''اب آپکی مرضی ہے اس سے نصیحت حاصل کریں یا نہ کریں۔'' (تاریخ الخلفاء، ص۱۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں جنہیں فاروق ثانی کا لقب دیا جاتا ہے اور آپ کے دورِ خلافت کو بھی خلافتِ راشدہ میں شامل سمجھا جاتا ہے۔ پہلے پہل آپ نہایت عیش وعشرت کی زندگی بسر کیا کرتے تھے لیکن جب آپ منصبِ نگرانی پر متمکن ہوئے تو تن دہی سے رعایا کی خدمت میں مصروف عمل ہو گئے۔ آپ

نے اپنی ذات اور ذہن کو مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ دن بھر مدنی کام میں مصروف رہتے حتی کہ رات ہو جاتی مگر دن کا کام ختم نہ ہوتا، لہذا! رات گئے تک کام کرتے رہتے۔ جب آپ فارغ ہو جاتے تو اپنی ذاتی رقم سے خریدا ہوا چراغ منگواتے اور اس کی روشنی میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ اس کے بعد گھٹنے کھڑے کر کے زمین پر بیٹھ جاتے اور اپنا سر دونوں ہتھیلیوں میں رکھ کر شدید گریہ وزاری فرماتے حتی کہ ساری رات اسی کیفیت میں گزر جاتی جبکہ دن میں آپ روزے سے ہوتے تھے۔

منصب ملنے پر حیرانی:

خلیفہ سلیمان نے انتقال سے قبل ایک وصیت نامہ لکھا اور اس میں اپنے جانشین کا نام لکھ کر اسے مہر لگا کر بند کر دیا۔ اس کے انتقال کے بعد جب اس سر بمہر وصیت نامے کو کھولا گیا تو اس میں (غیر متوقع طور پر) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا نام نکلا۔ یہ دیکھ کر آپ حیران وششدر رہ گئے اور فرمایا، ''میں نے اللہ تعالیٰ سے کبھی اس منصب کے لئے دعا نہیں کی تھی۔'' (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۵)

نگرانی ملنے پر خوف زدہ:

حضرت سیدنا حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو رونے لگے۔ جب میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا، ''اے حماد! مجھے اس ذمہ داری سے بڑا خوف آتا ہے۔'' میں نے ان سے پوچھا، ''آپ کے دل میں مال و دولت کی کتنی محبت ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''بالکل نہیں۔'' تو میں نے عرض کی، ''آپ خوف زدہ نہ ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔'' (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

آپ نے حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا طرزِ عمل ملاحظہ فرمایا کہ خلافت کا اعلیٰ ترین منصب ملنے پر خوش ہونے کی بجائے احساسِ ذمہ داری کی وجہ سے کس قدر پریشان ہوگئے اور ایک ہم ہیں کہ اگر ہمارا نام نگرانی یا کسی ذمہ داری یا بیان کرنے یا دعاء کروانے کے لئے نہ آئے تو ہمارا موڈ آف ہو جاتا ہے۔صرف اسی پر بس نہیں بلکہ (معاذ اللہ عزوجل) حسد و بغض، چغلی وغیبت، اورعیب جوئی کا ایک سنگین سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ **کـــاش!** ہمیں بھی اِن اکابرین کے صدقے میں ایسا خوفِ خدا عزوجل نصیب ہو جاتا کہ نہ تو کسی نگرانی کی خواہش ہوتی اور نہ ہی حبِّ جاہ (عزت پسندی) کا مرض ہوتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگوں کو اگر کوئی منصب مل جاتا تو وہ ان کے زہدوتقویٰ میں اضافے کا سبب بن جاتا تھا۔ چنانچہ......

خوشبو جاتی رہی:

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت کی مُشک اپنے گھر میں رکھی ہوئی تھی تا کہ آپ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہا اس خوشبو کو مسلمانوں کے پاس فروخت کر دیں۔ایک روز آپ گھر تشریف لائے تو بیوی کے دوپٹے سے مشک کی خوشبو آئی۔آپ نے ان سے پوچھا کہ ''یہ خوشبو کیسی؟'' انہوں نے جواب دیا کہ ''میں خوشبو تول رہی تھی، اس سے کچھ خوشبو میرے ہاتھ کو لگ گئی، جسے میں نے اپنے دوپٹے پر مل لیا۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے سر سے دوپٹہ اتارا اور اس کو دھویا اس کے بعد سونگھا، پھر مٹی ملی اور دوبارہ دھویا حتی کہ اس وقت تک دھوتے رہے، جب تک

خوشبو ختم نہ ہوگئی۔ (کیمیائے سعادت، ج۱،ص۳۴۷)

شہد کے لئے اجازت لی:

ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کوئی تکلیف لاحق تھی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اس مرض کو دور کرنے کے لئے شہد بہت مفید ہے۔ اس وقت بیت المال میں شہد کا ایک کُپّا موجود تھا۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ ''کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں اس میں سے کچھ شہد لے لوں؟ اگر تم اجازت دیتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تمہاری اجازت کے بغیر وہ مجھ پر حرام ہے۔'' چنانچہ لوگوں نے آپ کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اجازت دے دی۔ (طبقات الکبری، باب ذکر استخلاف عمر رضی اللہ عنہ، ج۳،ص۲۰۹)

آمدنی کم ہوگئی:

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبدالعزیز علیہ الرحمۃ سے دریافت کیا گیا کہ ''آپ کے والد کی آمدنی کتنی تھی؟'' انہوں نے جواب دیا، ''خلافت سے قبل چالیس ہزار دینار تھی لیکن انتقال کے وقت چار سو دینار رہ گئی تھی اور اگر کچھ دن مزید زندہ رہتے تو شاید اس سے بھی کم ہو جاتی۔''

(تاریخ الخلفاء، ص۱۸۷)

ایک ہی کُرتا:

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالی عنہ کی بیماری کے ایام میں مسلم بن عبدالملک عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو دیکھا، ''آپ رضی اللہ عنہ نے جو کُرتا پہن رکھا ہے، فوری طور پر دھوئے جانے کا متقاضی ہے۔'' یہ حالت دیکھ کر مسلم بن عبدالملک نے ان کی زوجہ سے کہا، ''آپ یہ کرتا کیوں نہیں دھوتیں؟'' انہوں نے

جواب دیا، ''ان کے پاس یہی ایک کرتا ہے، اگر میں اسے دھونے میں لگ جاؤں تو (اس دوران) یہ کیا پہنیں گے؟'' (تاریخ الخلفاء، ص۱۸۷)

انگور کھانے کی خواہش:

ایک دن آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں انگور کھانے کی خواہش پیدا ہوئی تو اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا، ''اگر آپ کے پاس ایک درہم ہو تو مجھے دے دیں، میرا دل انگور کھانے کو چاہ رہا ہے۔'' انہوں نے جواب دیا، ''میرے پاس ایک درہم کہاں ہے؟ کیا آپ کے پاس امیر المؤمنین ہونے کے باجود ایک درہم بھی نہیں کہ اس سے انگور ہی خرید لیں؟'' آپ نے فرمایا، ''انگور نہ کھانا اس سے کہیں زیادہ آسان ہے کہ کل میں جہنم کی زنجیریں پہنوں۔'' (تاریخ الخلفاء، ص۱۸۸)

شاھی سواری سے اجتناب:

ایک مرتبہ اصطبل کے نگران شاہی سواری کا گھوڑا لئے حاضر ہوئے تو آپ نے اس پر سوار ہونے سے انکار کر دیا اور فرمانے لگے، ''میری سواری کے لئے میرا خچر ہی لاؤ، میرے لئے وہی کافی ہے۔'' اسی طرح ایک مرتبہ اصطبل کے نگران نے شاہی گھوڑوں کے لئے گھاس اور دانے وغیرہ کا خرچ طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ ''ان گھوڑوں کو بیچنے کے لئے شام کے مختلف شہروں میں بھیج دو اور ان کی قیمت میں ملنے والی رقم بیت المال میں جمع کر دی جائے، میرے لئے میرا خچر ہی کافی ہے۔'' (تاریخ الخلفاء، ص۲۳۴ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ)

حاکم کا نام محتاجوں کی فھرست میں:

ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے حمص کے باشندوں کو ایک مکتوب روانہ کیا اور حمص کے فقراء اور محتاجوں کی فہرست طلب کی تا کہ انہیں عطیات بھیجے جاسکیں۔ جب وہ مطلوبہ فہرست امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی تو اس میں سب سے پہلا نام حمص کے نگران (یعنی حاکم) حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کو بڑی حیرت ہوئی کہ ہم تو انہیں مناسب مقدار میں وظیفہ دیتے ہیں،اس کے باوجود وہ محتاج ومسکین کیوں ہیں؟ آپ کے استفسار پر بتایا گیا کہ ''جو کچھ آپ یہاں سے روانہ کرتے ہیں، وہ اسے اپنے پاس نہیں رکھتے بلکہ فقیروں اور محتاجوں میں تقسیم فرما دیتے ہیں۔''

پھر امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے حمص سے آنے والوں سے اُن کے رویہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا، ''باقی تو سب ٹھیک ہے مگر ہمیں ان کی چار عادتوں پر اعتراض ہے۔

{۱} وہ ہمارے پاس دن چڑھنے کے بعد آتے ہیں۔......

{۲} رات کے وقت ملاقات نہیں فرماتے۔......

{۳} مہینے میں ایک دن ایسا آتا ہے کہ وہ کسی سے نہیں ملتے۔......

{۴} کبھی کبھی ان پر بے ہوشی کا طویل دورہ پڑتا ہے۔......''

جب امیر المؤمنین سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے اُن سے اہلِ حمص کی شکایات کے بارے میں وضاحت چاہی تو حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطورِ وضاحت عرض کی۔

{1} گھر سے چاشت کے وقت نکلنے کی وجہ یہ ہے کہ میرا کوئی خادم نہیں ہے جبکہ میری بیوی بیمار ہے۔ لہذا! نمازِ فجر کے بعد دن چڑھنے تک گھریلو کام کاج میں خود کرتا ہوں۔

{2} رات کے وقت میں لوگوں سے اس لئے ملاقات نہیں کرتا کہ دن بھر میں لوگوں کی خدمات سرانجام دیتا ہوں اور رات کا وقت میں نے اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے لئے وقف کر رکھا ہے۔

{3} سارے مہینے میں ایک دن گھر سے اس لئے باہر نہیں نکلتا کہ میرے پاس کپڑوں کا صرف ایک جوڑا ہے، جسے میں اُس دن دھوتا ہوں اور خشک ہونے پر پہن لیتا ہوں۔ لہذا! اس دن میں لوگوں سے ملاقات نہیں کر سکتا۔

{4} بے ہوشی کی وجہ یہ ہے کہ حضرت سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے سامنے شہید کئے گئے، میں اس وقت حالتِ کفر میں تھا۔ مجھے جب بھی یہ واقعہ یاد آتا ہے تو دل پر چوٹ لگتی ہے اور سینے سے ایک ہوک سی اُٹھتی ہے کہ کاش! میں اُس وقت اسلام لا چکا ہوتا اور ان کے دفاع کی کوشش کرتا۔ یا امیر المؤمنین! مجھے جب بھی اُن کی یاد آتی ہے تو مجھ پر رنج والم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے اور میرے ہوش وحواس گم ہو جاتے ہیں۔

یہ گفتگو سن کر سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ اِس شدت سے روئے کہ آپ کی ہچکی بندھ گئی۔ حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو جانے کے بعد جب بھی ان کا تذکرہ ہوتا تو سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ پر شدید گریہ طاری ہو جاتا اور آپ ان کے لئے دعائے رحمت ومغفرت کیا کرتے۔

حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک دن رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور انہیں کہا، ''اپنی اپنی آرزو بیان کیجئے۔'' ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا میری آرزو ہے کہ ''میرے پاس ایک لشکر ہو جسے لیکر میں دشمنانِ اسلام سے جہاد کروں۔'' دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا، ''میری آرزو یہ ہے کہ میرے پاس بہت سا مال ہو جسے میں راہِ خدا عزوجل میں خرچ کردوں۔'' حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ''میری آرزو یہ ہے کہ میرے پاس سعید بن عامر (رضی اللہ عنہ) جیسا کوئی نگراں ہو جسے میں مسلمانوں کے امور کا والی بنادوں۔'' یہ کہنے کے بعد آپ اتنا روئے کہ بات کرنا مشکل ہوگئی۔ آپ کی زبان سے بار بار یہی دعا نکل رہی تھی، رَحِمَہُ اللّٰہُ......رَحِمَہُ اللّٰہُ......رَحِمَہُ اللّٰہُ یعنی اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے......اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے......اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ (من نفحات الخلود، ص۱۹۵ مترجم)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

الحمدللہ (عزوجل)! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے بزرگوں کا کردار کتنا عظیم اور لائقِ تقلید ہوا کرتا تھا، بالخصوص اہلِ حمص کے دوسرے اعتراض کے جواب میں حضرت سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا، اس میں ہمارے لئے کس قدر سبق پوشیدہ ہے اور آپ اپنے بعد میں آنے والے نگرانوں کے لئے رعایا کی خدمت کے ساتھ ساتھ انفرادی عبادت کی کیسی مدنی سوچ پیدا کر رہے ہیں، اور اس عبادت میں اخلاص ایسا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے دی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے گریبان میں جھانکنے کی زحمت گوارہ کریں

تو انفرادی عبادت کا جذبہ شاید سویا ہوا نظر آئے اور بالفرض اگر انفرادی عبادت کی ترکیب بنی ہوئی ہوتو بھی اخلاص تلاشِ بسیار کے باوجود نہ ملے۔آہ صد کروڑ آہ! رونے کا مقام ہے کہ آج ہماری عبادتیں دکھاوے کی نذر ہوتی جارہی ہیں ،لوگوں کے درمیان تو خوب عاجزی کے پیکر، حسنِ اخلاق کے مظہراور سنتوں کے عامل بن کر رہتے ہیں لیکن جوں ہی تنہائی میسر آتی ہے تو یہ عاجزی کا پیکر، حسنِ اخلاق کا مظہر اور سنتوں کا عامل ہونے کی صفت نہ جانے کون سی اندھیری غار میں چھپ جاتی ہے کہ ڈھونڈے نہیں ملتی۔ غور کیجئے ! کہیں ایسا تو نہیں کہ عاجزی ، حسنِ اخلاق اور سنت پر عمل کے دل کش مناظر صرف اور صرف لوگوں کے لئے تھے؟ کہیں ہم بھی تو اُن میں شامل نہیں جو لوگوں کو دکھانے کے لئے تو نیکی کی دعوت کی خوب دُھومیں مچائیں، مدنی انعامات پر خوب عمل کریں، اسلامی بھائیوں کے درمیان کھانا کھاتے وقت خوب خوب سنتوں پر عمل کریں، پردے میں پردہ کریں لیکن جب گھر پر تنہا کھانا کھائیں تو نہ سنتوں پر عمل یاد رہے اور نہ ہی پردے میں پردہ کر کے بیٹھنا نصیب ہو، جب لوگوں کے درمیان ہوں تو مغرب کے بعد نوافل کی خوب کثرت کریں مگر تنہائی میں فرض کے بعد والی دو سنتیں بھی مشکل سے ادا ہوں ،لوگوں کے درمیان تو سنجیدگی کا خوب مظاہرہ کریں لیکن جب گھر والوں کے ساتھ بیٹھیں تو مسخرے پن کے عادی نظر آئیں ،لوگوں کے درمیان تو خوب مسکرا مسکرا کر باتیں کریں اور ذمہ داران کی خوب اطاعت کریں لیکن جب ماں باپ کوئی کام کہیں تو صاف انکار کردیں اوران کا دل دُکھا بیٹھیں وغیرہ۔

آہ! آہ! آہ! ہمارا یہ طرزِ عمل کہیں ہمیں آخرت میں ذلیل و رسوا نہ کروادے۔جیسا کہ......

اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر:

حضرت سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''قیامت کے دن لوگوں میں سے کچھ لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم دیا جائیگا جب وہ لوگ جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اور اس کی خوشبوؤں کو سونگھ لیں گے اور اس کے محلات اور جنتیوں کے لئے تیارہ کردہ نعمتوں کو دیکھ لیں گے تو ندا آئے گی، ''ان کو جنت سے ہٹادو، انکا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔'' وہ وہاں سے اتنی حسرت سے لوٹیں گے کہ پہلے ایسی حسرت سے کوئی نہیں لوٹا تھا۔ وہ کہیں گے،'' اے ہمارے رب عزوجل ! اگر تو ہمیں جنت دکھانے اور اپنے ثواب دکھانے ،اور اپنے دوستوں کے لئے تیار کردہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی دوزخ میں داخل کر دیتا تو یہ ہمارے لئے بہت آسان ہوتا۔''

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا،''میں نے تمہارے ساتھ یہی ارادہ کیا تھا، جب تم خلوت میں ہوتے تھے تو میرے سامنے بڑے بڑے گناہ کرتے تھے اور جب تم لوگوں سے ملتے تو انتہائی تقویٰ اور پرہیز گاری کے ساتھ ملتے تھے،تم لوگوں کو اس کے خلاف دکھاتے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے خیال تھا،تم لوگوں سے ڈرتے تھے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے،تم نے لوگوں کی خاطر (برے کام) ترک کئے اور میری خاطر نہیں کئے، آج میں تم کو ثواب سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ دردناک عذاب چکھاؤں گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، ج۱۰ص۳۷۷، رقم۱۷۶۴۹)

ریا کار کا انجام:

حضرت سیدنا ابوسعد بن ابی فضالہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جب اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو قیامت کے اس دن میں جمع فرمائیگا جس میں کوئی شک نہیں ہے تو ایک مُنادی یہ ندا کرے گا، ''جس شخص نے اللہ عزوجل کے لئے کسی عمل میں دوسرے کو شریک کیا تھا تو وہ اس کا ثواب بھی غیر اللہ سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ شریک سے بے نیاز ہے۔'' (ابن ماجہ، کتاب الزھد، ص ۴۷۰، رقم ۴۲۰۳)

چہرہ تاریک کردیا جائے گا:

حضرت سیدنا جارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے عملِ آخرت کے بدلے دنیا کو طلب کیا اس کا چہرہ تاریک کردیا جائیگا، اس کا ذکر مٹا دیا جائیگا اور دوزخ میں اس کا نام ثبت کردیا جائیگا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، ج ۱۰ ص ۳۷۶، رقم: ۱۷۶۴۷)

بے عمل مبلغ:

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ'' قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کی آنتیں گر پڑیں گی اور وہ اس طرح جہنم میں چکّی پیستا ہوگا جس طرح گدھا چکّی چلایا کرتا ہے۔ یہ دیکھ کر جہنمی لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس سے کہیں گے، ''اے فلاں! کیا تُو بھی جہنم کے اندر عذاب میں مبتلا ہے؟ حالانکہ تُو تو وہ شخص ہے کہ دنیا میں لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیا کرتا تھا اور بری باتوں سے منع کیا کرتا تھا۔'' تو وہ شخص جواب دیگا **''میں لوگوں کو تو اچھی باتوں کا حکم دیا کرتا تھا مگر خود اچھے کام نہیں کرتا تھا اور میں دوسروں کو تو بُری باتوں سے منع کرتا تھا مگر میں خود ان بُرے کاموں کو کرتا تھا۔''** (الترغیب والترھیب، کتاب العلم، ج ۱ ص ۹۱، رقم: ۲۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اے کاش! ہمیں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری پیاری امت کی خیر خواہی اورغم خواری کے ساتھ ساتھ انفرادی عبادت کی توفیق بھی نصیب ہو جاتی،...... اے کاش! ہمیں بھی ایسے نیک اعمال کرنا نصیب ہو جاتا جنہیں ہمارے رب عزوجل کے سوا کوئی نہ جانتا،......اے کاش! ظاہر کے ساتھ ساتھ ہمارا باطن بھی سنور جاتا، ......اے کاش! ہم بھی اخلاص و استقامت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے میں کامیاب ہو جاتے،......اے کاش! جن جن کے حقوق ہمارے ذمہ ہیں، ہم ان کی ادائیگی کی کوشش میں لگ جاتے،......

نگرانوں اور ذمہ داران کے لئے فکرانگیز

فرامینِ مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسالے ''مردے کے صدمے'' سے ماخوذ)

{1} ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کسی رعایا کا نگران بنایا پھر اس نے ان کی خیر خواہی کا خیال نہ رکھا اس پر جنت کو حرام کر دیگا۔'' (بخاری ج۲ص۱۰۵۸)

{2} ''تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' (مجمع الزوائد ج۵ص۲۰۷)

{3} ''جو نگران اپنے ماتحتوں سے خِیانت کرے وہ جہنّم میں جائے گا۔''
(مسند امام احمد بن حنبل ج۵ص۲۵)

{4} ''اِنصاف کرنے والے قاضی پر قِیامت کے دن ایک ساعت ایسی آئے گی کہ وہ تمنّا کرے گا کہ کاش! وہ آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کے بارے میں

بھی فیصلہ نہ کرتا۔'' (مجمع الزوائد ج۴ ص۱۹۲)

{5} ''جو شخص دس آدمیوں پر بھی نگران ہو قیامت کے دن اسے اس طرح لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوا ہوگا۔ اب یا تو اس کا عدل اسے چھُڑائے گا یا اس کا ظُلم اسے عذاب میں مبتلا کرے گا۔'' (السنن الکبریٰ للبیھقی ج۳ ص۱۲۹)

{6} (**دعائے مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) ''اے اللہ! جو شخص اس اُمّت کے کسی مُعامَلے کا نگران ہے پس وہ ان سے نرمی برتے تو تُو بھی اس سے نرمی فرما اور ان پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی فرما۔'' (کنز العُمّال ج۶ ص۸۰)

{7} ''اللہ تعالیٰ جس کو مسلمانوں کے اُمُور میں سے کسی مُعامَلے کا نگران بنائے پس اگر وہ ان کی حاجتوں، مُفلِسی اور فَقر کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاجت، مُفلِسی اور فَقر کے سامنے رُکاوٹ کھڑی کرے گا۔''

(الترغیب والترھیب ج۳ ص۱۷۷)

{8} ''جو شخص رَحم نہیں کرتا، اُس پر رَحم نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رَحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رَحم نہیں کرتا۔'' (مشکوٰۃ المصابیح باب البرِّ وَالصِّلۃ ص۴۲۱)

{9} ''بے شک تم عنقریب حُکمرانی کی خواہش کرو گے لیکن قِیامت کے دن وہ پَشیمانی کا باعِث ہوگی۔ اللہ کی قسم! میں اس اَمر (یعنی حُکمرانی) پر کسی ایسے شخص کو مقرّر نہیں کرتا جو اس کا سُوال کرے یا اس کی حِرص رکھتا ہو۔'' (صحیح بخاری ج۲ ص۱۰۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہوسکتا ہے کہ گزشتہ سطور کو پڑھنے کے بعد دعوتِ اسلامی کے کسی ذمہ دار اسلامی بھائی کو یہ احساس دامن گیر ہو جائے کہ ''ہم تو اپنی ذمہ داری کما حقہ ادا

نہیں کر سکتے لہٰذا! عافیت اسی میں ہے کہ کوئی ذمہ داری لی ہی نہ جائے۔'' ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مدنی عرض ہے کہ وہ نیچے دی گئی امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتھم العالیہ کی مبارک تحریر کو غور سے پڑھیں اور اپنے خیالات پر نظرِ ثانی فرمائیں، چنانچہ آپ اپنے رسالے'' مُردے کے صدمے'' کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ

''نگران سے مراد صرف کسی ملک یا شہر یا مذہبی و سماجی و سیاسی تنظیم کا ذمہ دار ہی نہیں بلکہ عموماً ہر شخص کسی نہ کسی کا ذمہ دار ہوتا ہے مثلاً مراقب (یعنی سپر وائزر) اپنے ماتحت مزدوروں کا، افسر اپنے کلرکوں کا، امیرِ قافلہ اپنے قافلوں کا اور ذیلی نگران اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کا وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسے معاملات ہیں کہ ان نگرانیوں سے فراغت مشکل ہے۔ بالفرض اگر کوئی تنظیمی ذمہ داری سے مستعفی ہو بھی جائے تب بھی اگر شادی شدہ ہے تو اپنے بال بچوں کا نگران ہے۔ اب وہ اگر چاہے کہ ان کی نگرانی سے گلو خلاصی ہو تو نہیں ہو سکتی کہ یہ تو اسے شادی سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔ بہر حال ہر نگران سخت امتحان سے دوچار ہے مگر ہاں جو انصاف کرے اس کے وارے نیارے ہیں چنانچہ ارشادِ رحمت بنیاد ہے،''انصاف کرنے والے نور کے منبروں پر ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور جن جن کے نگران بنتے ہیں ان کے بارے میں عدل سے کام لیتے ہیں۔'' (سنن نسائی ج۴ص۲۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

مذکورہ بالا تحریر سے واضح ہوا کہ ہم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے، والدین اپنی اولاد کے، اساتذہ اپنے شاگردوں کے، شوہر اپنی بیوی کا وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا! ہمیں

چاہیئے کہ اپنے اندر ذمہ داری کا احساس پیدا کریں اور عدل و انصاف سے کام لے کرشریعت کےاحکام کےمطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔

ذمہ داراسلامی بھائیو! مندرجہ ذیل مدنی پھولوں پرعمل کرکےہم اپنی دنیاو آخرت بہتر بناسکتے ہیں۔ان شاءاللہ عزوجل

(۱) خود کو ما تحت جا نیں:

یعنی آپ کتنے ہی بڑے ذمہ دار کیوں نہ ہوں اپنے آپ کو ماتحت اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو اپنا نگران تصور کریں۔ پھر جو بات آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی اپنے دیگر اسلامی بھائیوں کے لئے بھی پسند کریں مثلاً ہر ماتحت یہ پسند کرتا ہے کہ میرا نگران میرے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آئے ،اگر میں بیمار ہوجاؤں تو میری عیادت کرے، مجھے کوئی مشکل درپیش ہوتو میری مدد کرے، میرا کوئی نقصان ہوجائے تو میری بھرپور دل جوئی کرے، مدنی کاموں کے سلسلے میں میری عملی طور پر رہنمائی کرے نہ کہ ذراسی غلطی پر جھاڑنا اور طنز وتنقید کے تیر برسانا شروع کردے، وغیرہ۔خودکو ماتحت تصور کرنے کی صورت میں آپ کونہایت آسانی سے معلوم ہوجائے گا کہ آپ کے ماتحت اسلامی بھائی آپ سے کس قسم کے سلوک کی توقع رکھتے ہیں؟

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورسرورِکونین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے ارشادفرمایا،''تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کیلئے بھی وہی پسند کرے جووہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

(مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان ان یحب لاخیہ، رقم ۴۵ ،ص۴۲)

مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''تم جانتے ہو قیامت کے دن اللہ عزوجل کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے کون ہیں؟'' حاضرین نے عرض کی، ''یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ خوب جانتے ہیں۔'' فرمایا، ''وہ لوگ کہ جب حق دیئے جائیں تو اسے قبول کرلیں اور جب ان سے حق مانگا جائے تو دے دیں اور لوگوں کے لئے اسی طرح فیصلے کریں جس طرح اپنی ذات کے لئے فیصلے کرتے ہیں۔'' (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الامارۃ والقضاء، الفصل الثالث ج ۲،ص ۳۴۱، رقم: ۳۷۱۱)

یعنی اگر کوئی حق بات سنائے تو اسے قبول کر کے اسکا احسان مانیں اور اپنے ماتحت لوگوں کے حقوق بخوشی ادا کریں۔ اور جب انہیں کوئی فیصلہ کرنا پڑے تو ایسا فیصلہ کریں جیسا فیصلہ خود اپنے لئے یا اپنے عزیز کے لئے پسند کرتے ہیں۔ سبحان اللہ عزوجل! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کتنا پیارا نظام عطا فرمادیا، اگر ہر مسلمان اس مدنی نصیحت کا عامل بن جائے تو نہ کسی تنظیم میں انتشار ہو اور نہ کسی ملک میں ہڑتالیں ہوں۔ (ماخوذ من مرأۃ شرح مشکوٰۃ، کتاب الامارۃ والقضاء، ج ۳،ص ۳۶۵)

(۲) نرمی اختیار کرتے ہوئے غصہ سے اجتناب کریں:

جو نگران وذمہ دار اسلامی بھائی اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کو جھاڑنے اور ڈانٹنے کا انداز اختیار کرتا ہے، وہ بہت جلد اپنی وقعت کھو بیٹھتا ہے۔ یاد رکھئے! آپ کی ذمہ داری اپنے اسلامی بھائیوں سے نرمی کے ساتھ مدنی کام لینا ہے۔ بالفرض اگر وہ سستی اور کاہلی کا ثبوت دیں تب بھی آپ نرمی ہی اختیار فرمائیں۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دس سال مدنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں رہا، آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ ''فلاں کام تو نے

کیوں کیا یا فلاں کام کیوں نہ کیا؟''

(مسلم، کتاب الفضائل، باب کان رسول اللہ ﷺ احسن الناس خلقاً ص ۱۲۶۴، رقم: ۲۳۰۹)

ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کا بھی یہی معمول ہے کہ آپ اسلامی بھائیوں کے ساتھ بہت نرمی سے پیش آتے ہیں۔ جب کسی غلطی کا مرتکب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو بھرپور شفقت سے نوازتے ہوئے اس کی ایسی تربیت فرماتے ہیں کہ وہ بے اختیار پکار اٹھتا ہے، ''میرا پیر، میرا پیر (ہے)......۔''

آپ مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں کہ، ''حادثہ اسی کار کو پیش آتا ہے جو سڑک پر چلے، گیراج میں کھڑی کار کو حادثہ کیسے پیش آئے گا؟ اسی طرح ٹھوکر وہی گھوڑا کھاتا ہے جو دوڑ میں شامل ہو، اصطبل میں کھڑا رہنے والا گھوڑا کیا گرے گا؟ بالکل اسی طرح غلطی بھی اسی سے ہوتی ہے جو کام کرتا ہے۔''

لہذا! اپنے اسلامی بھائیوں کی تربیت پر بھرپور توجہ دیں کہ وہ حتی المقدور غلطی سے بچیں اور دورانِ تربیت نرمی اختیار کیجئے (سختی سے کام نہ لیں) کہ

ہے فلاح و کامرانی نرمی وآسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعاء کی، ''یاالٰہی عزوجل جو میری امت کے کسی کام کا والی ہو پھر وہ ان پر مشقت بن جائے تو اس پر مشقت ڈال اور جو میری امت کی کسی چیز کا والی ہو پھر ان پر نرمی کرے تو اس پر نرمی

کرے۔'' (مسلم، کتاب الامارۃ، ص۱۰۱۶، رقم:۱۸۲۸)

اے مجالس اور مشاورتوں کے نگران اسلامی بھائیو! اے جامعۃ المدینہ کے ذمہ دار اسلامی بھائیو! اے مدرسۃ المدینہ کے ذمہ دارو! اے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے ذمہ دار اسلامی بھائیو! ذیل میں دی گئی روایات کو غور سے پڑھئے اور اپنا محاسبہ کرنے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ......

حضرت سیدنا عبداللہ بن مغفّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبیٔ اکرم صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''بے شک اللہ تعالٰی نرمی فرمانے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی کرنے پر وہ کچھ دیتا ہے کہ سختی پر نہیں دیتا۔''
(ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الرفق، ج۴، رقم ۳۶۸۸، ص۱۹۸)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیٔ اکرم صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے فرمایا، ''اللہ ہر معاملے میں نرمی کو ہی پسند فرماتا ہے۔''
(ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الرفق، ج۴، رقم ۳۶۸۹، ص۱۹۸)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ ان کی رعایا کی ایک جماعت اپنے حاکموں کی شکایت کرتی ہے تو آپ نے ان سب کو اپنے پاس بلایا۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کھڑے ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا، ''اے لوگو! بے شک ہمارا تم پر حق ہے کہ تم پیٹھ پیچھے ہماری خیر خواہی کرو اور اچھے کاموں میں معاونت کرو۔'' پھر فرمایا، ''اے حاکمو! تم پر رعایا کا حق ہے اور یاد رکھو کہ حکمران کی بُردباری اور نرمی سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ تعالٰی کو پسند نہیں اور اللہ تعالٰی کو حاکم کی جہالت سے زیادہ کسی کی جہالت سے نفرت نہیں، یاد رکھو کہ جو شخص اپنے سامنے والوں کو عافیت سے رکھتا ہے،

اسے دوسرے لوگوں سے عافیت پہنچتی ہے۔'' (احیاء العلوم، ج۳،ص ۲۱۷)

حضرت علی بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ ایک قریشی نے حضرت عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے سخت کلامی کی تو انہوں نے کافی دیر تک سر نیچے کئے رکھا، پھر فرمایا، ''تمہارا ارادہ یہ تھا کہ شیطان کے ہاتھوں خفیف ہو کر سلطانی غلبہ کے تحت تمہارے ساتھ وہ بات کروں جو کل تم مجھ سے کرو گے۔'' (احیاء العلوم، ج۳،ص ۲۱۷)

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا، ''اے بیٹے! غصے کے وقت عقل اسی طرح ٹھکانے نہیں رہتی جس طرح جلتے تنور میں زندہ آدمی کی روح قائم نہیں رہتی۔'' (احیاء العلوم، ج۳،ص ۲۱۷)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی گئی، ''ایک جملے میں اچھے اخلاق کی وضاحت فرمادیں۔'' تو ارشاد فرمایا، ''غصے کو چھوڑ دینا۔''

(احیاء العلوم، ج۳،ص ۲۱۷)

(۳) سب سے یکساں تعلقات رکھیں:

نگران اسلامی بھائی کو چاہئے کہ کسی مخصوص اسلامی بھائی سے دوستی نبھانے کی بجائے تمام اسلامی بھائیوں سے یکساں تعلقات رکھے اور ہر ایک سے حسنِ اخلاق سے پیش آئے۔ کوشش کرے کہ ہر ماتحت اسلامی بھائی اس سے راضی رہے لیکن ہرگز ہرگز! اسے راضی رکھنے کے لئے کوئی خلافِ شرع کام سرانجام نہ دے کیونکہ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے خالق کی نافرمانی کرنا بہت بڑی نادانی ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مکتوب بھیجا کہ ''مجھے کچھ نصیحت

فرمائیں۔" آپ رضی اللہ عنہا نے جواب میں لکھا کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ "جس نے مخلوق کوخوش کرکے اللہ عزوجل کی رضامندی تلاش کی تو اللہ عزوجل اس سے راضی ہوگا اور مخلوق کو بھی اس سے راضی رکھے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ عزوجل کو ناراض کر کے مخلوق کی خوشی چاہی تو اللہ تعالیٰ اس سے ناخوش ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے ناخوش رکھے گا۔" (کیمیائے سعادت صفحہ ۴۴۵)

(۴) علماءِ کرام سے مربوط رہیں:

بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت علامہ ابو بلال محمد الیاس قادری مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ "علماء کے قدموں سے ہٹے تو بھٹک جاؤ گے۔" لہٰذا! نگران اسلامی بھائیوں کو چاہیۓ کہ علماءِ اہلِ سنت سے رابطے میں رہیں۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ علماء کو اپنی مشاورت کا رکن بنائیں کیونکہ اِن ذمہ داریوں کو نبھانے کے شرعی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے وسیع علم درکار ہے، لہٰذا! عافیت اسی میں ہے کہ خوفِ خدا عزوجل رکھنے والے، تقویٰ اور پرہیزگاری سے مزین علماء کو مدنی کاموں کے دوران اپنے ساتھ رکھیں کیونکہ ایسے شخص کو آپ سے کوئی دنیاوی طمع نہیں ہوگی، نہ ہی وہ آپ کے ذریعے کسی منصب کا خواہش مند ہوگا، لہٰذا! وہ احسن انداز سے نگران کی اصلاح کرتا رہے گا۔ ہرگز ہرگز خوشامد کرنے والے اسلامی بھائی کو اپنے زیادہ قریب نہ آنے دیں اور نہ ہی لوگوں کی تعریف سے خوش ہوکر تکبر کا شکار ہوں کیونکہ یہ اُمور بالخصوص نگران کے لئے زہرِ قاتل ہیں۔

منقول ہے ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے اپنے وزیر فضل برمکی کے سامنے، کسی ولی کامل سے ملاقات اوران سے نصیحت حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ فضل

ہارون کوحضرت سیدنا فضیل بن عیاض کی بارگاہ میں لے آیا۔

جب یہ دونوں دروازے کے باہر پہنچے، تو اندر سے حضرت کے قرآن پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔آپ یہ آیتِ پاک تلاوت فرمارہے تھے، ''**اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا**۔ترجمہ کنزالایمان: کیا جنھوں نے برائیوں کاارتکاب کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کردیں گے جوایمان لائے۔''

(پ۲۵،سورۃ الجاثیۃ:۲۱)

یہ آیتِ کریمہ سن کر ہارون رشید نے کہا،''اس سے بڑھ کراورکون سی نصیحت ہوسکتی ہے۔'' پھرفضل نے دروازے پر دستک دی۔اندر سے دریافت کیا گیا،کون؟... فضل نے کہا،''امیرالمؤمنین آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں۔'' حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جواب دیا،''ان کا میرے پاس کیا کام اورمیراان سے کیا واسطہ؟ آپ حضرات میری مشغولیت میں خلل نہ ڈالیں۔''فضل بولا،''اگرآپ اجازت نہ دیں گے،تو ہم بلا اجازت ہی داخل ہوجائیں گے۔''اندر سے جواب ملا، ''میں تواجازت نہیں دیتا،ویسے بلااجازت اندرداخل ہونے میں تم دونوں مختار ہو۔''

جب یہ دونوں اندر داخل ہوئے،تو حضرت نے چراغ بجھا دیا تاکہ ان کی صورت نظر نہ آئے اورنماز میں مشغول ہوگئے۔فارغ ہوئے توہارون نے نصیحت کی درخواست کی۔آپ نے ارشادفرمایا،''تمہارے والد،سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔جب انہوں نے کسی ملک کا حکمراں بننے کی خواہش کا اظہارکیا،تورحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا تھا،''میں تمہیں ،تمہارے نفس کا حکمران بناتا ہوں،کیونکہ دنیاوی حکومت توبروزِ قیامت ،وجہِ ندامت بن جائے گی۔'' یہ سن کر ہارون

نے عرض کیا ''کچھ اور ارشاد فرمایئے۔'' فرمایا، ''جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکومت حاصل ہوئی تو انہوں نے کچھ ذی عقل لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا کہ ''مجھ پر ایک ایسے بارِ گراں کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے، جس سے چھٹکارے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔''

یہ سن کر ان میں سے ایک نے مشورہ دیا تھا کہ '' آپ ہر سن رسیدہ شخص کو اپنا والد، ہر جوان کو بمنزلہ بھائی یا بیٹا اور ہر عورت کو ماں یا بیٹی یا بہن سمجھیں، پھر انہیں رشتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔'' ہارون رشید نے عرض کی، ''کچھ اور بھی ارشاد فرمائیں۔'' آپ نے فرمایا، ''مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہاری حسین وجمیل صورت نارِ جہنم کا ایندھن نہ بن جائے، کیونکہ بہت سے حسین چہرے، بروز قیامت آگ میں جا کر تبدیل ہو جائیں گے، وہاں بہت سے امیر، اسیر ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ محشر میں جواب دہی کے لئے ہر لمحہ چوکس رہو کیونکہ وہاں تم سے ایک ایک مسلمان کی باز پرس ہوگی۔ اگر تمہاری سلطنت میں ایک غریب عورت بھی بھوکی سوگئی، تو بروز قیامت تمہارا گریبان پکڑے گی۔'' ہارون اس نصیحت کو سن کر رونے لگا، حتی کہ روتے روتے اس پر غشی طاری ہوگئی۔ یہ حالت دیکھ کر فضل نے عرض کی، ''حضرت! بس کیجئے، آپ نے تو امیر المؤمنین کو نیم مردہ کر دیا۔'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''اے ہامان! خاموش ہو جا، میں نے نہیں بلکہ تو اور تیری جماعت نے ہارون کو زندہ در گور کر دیا ہے۔'' یہ سن کر ہارون پر مزید رقت طاری ہوگئی۔

جب کچھ افاقہ ہوا تو عرض کی، ''حضور آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے؟''...فرمایا، ''ہاں، اللہ عزوجل کا قرض ہے اور اس کی ادائیگی صرف اطاعت سے ہی

ہوسکتی ہے۔لیکن اس کی ادائیگی بھی میرے بس کی بات نہیں،میدان محشر میں میرے پاس کسی سوال کا جواب نہ ہوگا۔'' ہارون نے عرض کی ،''میرا مقصد دنیاوی قرض سے تھا۔'' آپ نے فرمایا،''اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے میرے پاس اتنی نعمتیں ہیں کہ مجھے کسی سے قرض لینے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔''

ہارون نے ایک ہزار دینار کی ایک تھیلی آپ کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کرتے ہوئے عرض کی،''یہ رقم مجھے اپنی والدہ کے ورثے میں سے حاصل ہوئی ہے،اس لئے قطعاً حلال ہے،قبول فرمالیں تو کرم نوازی ہوگی۔'' آپ نے فرمایا،''تجھ پر بے حد افسوس ہے،میری ساری نصیحتیں بے کار گئیں۔میں تو تجھے نجات کا راستہ دکھارہا ہوں اور تو مجھے ہلاکت میں گرانا چاہتا ہے۔یہ مال مستحقین کو ملنا چاہیئے اور تو اسے ایک غیر مستحق کو دے رہا ہے۔'' یہ کہہ کر عبادت میں مشغول ہوگئے۔

(تذکرۃ الاولیاء،باب نہم،ص۸۱،مطبوعہ انتشارات گنجینہ تہران ایران)

(۵)اطاعت کو اپنا شعار بنائیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا،''اگر تم پر کوئی نک کٹا حبشی غلام بھی حاکم (نگران) بنادیا جائے جو تم کو اللہ عزوجل کی کتاب کے مطابق چلائے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔'' (صحیح مسلم رقم الحدیث ۱۸۳۸ص۱۰۲۳،دارابن حزم بیروت)

لہذا!جب تک مدنی مرکز آپکو شریعت کے مطابق کوئی بھی مدنی کام کرنے کو کہے،بلا چون چرااس کو بجالائیے۔کسی بھی تحریک یا ادارے کے ذمہ دار کی اہم ترین خصوصیت''اطاعت''کو سمجھا جاتا ہے۔جس میں اطاعت کا عنصر نہیں ہوگا تو ہوسکتا ہے کہ ترکِ اطاعت کی عادت کی وجہ سے ایسی ہدایت کی بھی خلاف ورزی کر بیٹھے جسے پورا

کرنا شرعاً بھی واجب ہو۔ایسے ذمہ دار کی اہمیت آہستہ آہستہ تنظیم کے نزدیک بھی ختم ہوتی چلی جاتی ہے۔اگر ہر کوئی اپنی اپنی سمجھ کے مطابق کام کرنے لگے گا تو اس کا نقصان اجتماعی طور پر تحریک کو برداشت کرنا پڑے گا،لہذا! کسی بھی تنظیم کی ترقی اور بقاء کے لئے اطاعت ناگزیر ہے ۔ ہمارے شیخ طریقت، امیرِ اہل سنت مدظلہ العالیٰ عالی مرتبت ہونے کے باوجود اطاعت کی کیسی تنظیمی سوچ رکھتے ہیں اس کا اندازہ اس حکایت سے لگایئے۔

حکایت:

ایک مرتبہ نگرانِ شوریٰ کسی نگراں اسلامی بھائی کے ہاں اس کا مسئلہ حل کرنے تشریف لے گئے، وہاں بھی عدمِ اطاعت کا ہی مسئلہ درپیش تھا۔اسی نگران نے انہیں بتایا کہ ''ایک مرتبہ میں نے امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی سے اپنے علاقے میں بیان کی تاریخ مانگی تو آپ نے ارشاد فرمایا،''چند ہفتوں کے بعد لے لینا۔'' چند ہفتوں کے بعد جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا،''بیٹا! میں تاریخ تو آپ کو ابھی دے دوں مگر جن دنوں میں' میں نے آپ کو تاریخ دینے کا کہا تھا اس وقت باب المدینہ (کراچی) کا کوئی نگران نہیں تھا لیکن اب حاجی مشتاق (علیہ الرحمۃ) باب المدینہ کے نگران ہیں، اگر آپ اُن سے اجازت لے لیں تو میں ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔''

سبحان اللہ عزوجل ! امیرِ اہل سنت دامت برکاتھم العالیہ کی عاجزی پر قربان جایئے ۔اس حکایت میں ان ذمہ داران کے لئے سبق ہے جو اپنے نگران کی اجازت کے بغیر مختلف علاقوں یا شہروں میں اپنے بیان کی تاریخیں دے کر دعوتِ اسلامی کے اصولوں کو نقصان پہنچاتے ہیں ۔اے کاش! ہمیں امیرِ اہل سنت کے اس طرزِ عمل کو بھی

اپنانے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ہمیں چاہئے کہ امیرِ اہل سنت سے محبت، پیار اور الفت کا ثبوت دینے کے لئے ان کی مدنی تحریک'' **دعوت اسلامی** ''کو نقصان سے بچانے کی کوشش کرتے ہوئے اطاعت کو اپنا شعار بنائیں۔

(۶) اپنے مدنی مقصد کو نہ بھولیں :

آپ کتنی ہی بڑی ذمہ داری پر فائز کیوں نہ ہوں اپنے مدنی مقصد کو ہرگز نہ بھولیں کہ'' **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاء اللہ عزوجل۔**'' یاد رکھئے! اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے ''دعوتِ اسلامی'' کے مدنی قافلوں کا مسافر بننا بے حد ضروری ہے۔بانیٔ دعوتِ اسلامی،امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی فرماتے ہیں،......

مدینہ(۱) : مجھے ایسے ذمہ داران چاہئیں جو مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے ہوں۔

مدینہ(۲): دنیاوی یا تنظیمی کام میں چاہے جتنی بھی مصروفیت ہو جب تک کوئی مانعِ شرعی نہ ہو ہر ماہ ۳ دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کیجئے۔

مدینہ(۳) : دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مرکزی مجلسِ شوریٰ کا ہر نگران و رکن اور ہر ذمہ دار ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں جدول کے مطابق سفر کرے۔

(نصاب مدنی قافلہ،حصہ اول،ص ۱۳،۱۴،مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ)

لہٰذا! ذمہ داران اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر میں کوتاہی کر کے اسلامی بھائیوں کی تنقید یا حوصلہ شکنی کا سبب نہ بنیں۔

(۶) سنجیدہ رہیں :

پیارے اسلامی بھائیو! سنجیدگی کو اپنے مزاج کا حصہ بنالیجئے اور مذاق مسخری کی عادت پالنے سے پرہیز کریں۔لیکن یادرہے کہ رونی صورت بنائے رکھنے کا نام سنجیدگی نہیں اور نہ ہی بقدرِ ضرورت گفتگو کرنا یا کبھی کبھار مزاح کرلینا اور مسکرانا سنجیدگی کے منافی ہے۔ہاں! کثرتِ مزاح اور زیادہ ہنسنے سے پرہیز کریں کہ اس سے وقار جاتا رہتا ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جو شخص زیادہ ہنستا ہے، اس کا دبدبہ اور رعب چلا جاتا ہے اور جو آدمی (کثرت سے) مزاح کرتا ہے وہ دوسروں کی نظروں سے گرجاتا ہے۔'' (احیاء العلوم ج۳،ص۲۸۳)

مزاح بھی ایسا ہونا چاہیے جس کی وجہ سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرنا پڑے مثلاً کسی کا دل دُکھا بیٹھنا یا جھوٹ بولنا وغیرہ۔جیسا کہ،

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''آدمی بعض دفعہ ایسی بات کرتا ہے جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا، تاکہ لوگوں کو ہنسائے، تو وہ اس کی وجہ سے آسمان سے بھی دور (یعنی جہنم میں) جا گرتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، ج۸،ص۱۷۹،رقم:۱۳۱۴۹)

امیرِ اھل سنت اور احساسِ ذمہ داری

الحمد للہ عزوجل! اس پُرفتن دور میں بھی ایسی شخصیات موجود ہیں جنہیں دیکھ کر اسلاف کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔انہیں میں سے ایک شخصیت امیرِ اہل سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری مد ظلہ العالی کی ہے۔آپ ابتداء ہی سے **احساسِ ذمہ داری** کی چلتی پھرتی تصویر ہیں۔اپنے اہل وعیال کی کفالت کی **ذمہ**

داری ادا کرنے کے لئے پہلے پہل بچوں کے غبارے اور جھاڑو وغیرہ بھی فروخت کئے ،اس کے ساتھ ساتھ آپ تقوی و پرہیز گاری اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حسین امتزاج تھے ،آپ نے اُن دنوں اپنے چہرے پر سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سجائی (یعنی داڑھی آتے ہی رکھ لی) جب چہرے پر داڑھی اور سر پر عمامہ سجانا نہایت دشوار سمجھا جاتا تھا،ایسے نامساعد حالات میں آپ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کی **ذمہ داری** محسوس کرتے ہوئے ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کر کے مسلمانوں کو عملی طور پر سنتیں اپنانے کی طرف راغب کرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ دیکھتے ہی دیکھتے آپ نے ''**دعوت اسلامی**'' جیسی عظیم عالمگیر تحریک کے مدنی کام کا آغاز کر دیا۔

آپ کو آپ کا **احساسِ ذمہ داری** دور دراز کا سفر کرواتا،دن میں بسا اوقات ایک سے زائد مرتبہ بیانات کرتے اور بسوں ،ٹرینوں میں اور پیدل سفر کر کے مسجد مسجد ،گاؤں گاؤں ،شہر شہر خود تشریف لے جاتے ،آپ کے کھانے کا Tiffen ساتھ ہوتا یہاں تک کہ نمک کی ڈبیا بھی ساتھ رکھتے ،اپنا پانی تک ساتھ رکھتے کہ کسی سے سوال نہ کرنا پڑ جائے، مریضوں کی عیادت کرتے ، مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیتے اور کفن پہناتے ،نمازِ جنازہ کی امامت فرماتے اور غمی وخوشی کے مواقع پر مسلمانوں کی ایسی دلجوئی فرماتے کہ وہ بھی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے آپ کے شریکِ سفر بن جاتے ،فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر نفلی عبادتوں ،خوفِ خدا عزوجل اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں گریہ وزاری اور ریاضتوں نے آپ کو لاکھوں مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن بنا دیا۔

دولت مندوں اور اربابِ اقتدار شخصیات سے بے نیازی نے آپ کو مزید

ممتاز کر دیا، اہلِ ثروت' مال ودولت کے انبار آپ کی ذات کے لئے پیش کرتے مگر آپ منع فرما دیتے، وقف کے مال کے استعمال میں آپ کی احتیاط کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں موجود فون کے استعمال سے حتی الامکان گریز کرتے ہیں اور اگر کبھی استعمال کرنا بھی پڑے تو اس کی قیمت اپنی جیب سے ادا کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ آپ کے پاس اتنا مال جمع ہی نہ ہو جس سے صاحبِ نصاب بن جائیں، لہذا جب کبھی اتنی رقم جمع ہو جاتی تو فوراً کسی کارِ خیر میں خرچ کر کے ہی دم لیتے ہیں، آپ کے کردار کی بلندیوں سے متأثر ہو کر سینکڑوں نہیں، ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مسلمان آپ کے ہاتھوں بیعت کر کے حضور سیدنا غوث الاعظم محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے دامن سے وابستہ ہو چکے ہیں۔

آپ کے **احساسِ ذمہ داری** کی برکتیں"**دعوت اسلامی** " سے وابستہ ہونے والے اسلامی بھائیوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہوئیں، جنہوں نے نیکی کی دعوت کی ایسی دھومیں مچائیں کہ لاکھوں نوجوان فیشن کی آفت سے جان چھڑا کر سنتوں کے سانچے میں ڈھل گئے، اور انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد ہی یہ بنا لیا کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے،** ان شاء اللہ عزوجل۔"

آپ مدظلہ العالی نے گویا کہ خود کو مکمل طور پر امت کی خیر خواہی کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ الحمدللہ عزوجل! یہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اس مختصر سے عرصے میں دعوتِ اسلامی کا پیغام (تادمِ تحریر) دنیا کے 56 ممالک میں پہنچ چکا ہے۔ ہزاروں مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات میں بے شمار مبلغین اصلاحِ امت کے کاموں میں مصروفِ عمل ہیں۔ آپ

فرماتے ہیں کہ ''میرا بس چلتا تو میں نیند بھی نہ کرتا کہ اتنا (کثیر) کام کرنا ابھی باقی ہے۔''

یہ آپ کے **احساسِ ذمہ داری** کا بیّن ثبوت ہے کہ امتِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جن جن شعبوں کی حاجت تھی، آپ ان شعبوں کو قائم کرنے میں مصروف ہو گئے اور آج الحمدللہ عزوجل! ان میں سے کئی شعبہ جات میں کام شروع ہو چکا ہے مثلاً مساجد کی تعمیرات کے لئے ''**خدام المساجد**''، حفظ وناظرہ کے لئے ''**مدرسۃ المدینہ**''، بالغان کی تعلیمِ قرآن کے لئے ''**مدرسۃ المدینہ برائے بالغان**''، فتاویٰ کے لئے ''**دار الافتاء**''، علماء کی تیاری کے لئے ''**جامعۃ المدینہ**''، تربیتِ افتاء کے لئے ''**تخصص فی الفقہ**'' اور امت کو درپیش جدید مسائل کے حل کے لئے ''**مجلس تحقیقاتِ شرعیہ**'' پیغامِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو عام کرنے کے لئے ''**مجلس المدینۃ العلمیۃ**''، تصانیف وتالیفات کو شرعی اغلاط سے محفوظ رکھنے کے لئے ''**مجلس تفتیش کتب ورسائل**''، ''روحانی علاج کے لئے ''**مجلس مکتوبات و تعویذات**''، اسلامی بہنوں کو باحیا بنانے کے لئے ان کے ''**ھفتہ وار اجتماعات و دیگر مدنی کام**''، مسلمانوں کو باعمل بنانے کے لئے ''**مدنی انعامات کا تحفہ**'' اور دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے دنیا کے کئی ممالک میں ''**مدنی قافلوں اور ھفتہ وار اجتماعات**'' کا مدنی جال بچھایا جا چکا ہے ''**گونگے بہرے ، نابینا اسلامی بھائیوں اور جیلوں میں قیدیوں کی اصلاح** '' کے لئے مجالس قائم کر دیں، ''**مختلف سطح کی مشاورتوں کا قیام**'' اور اس طرح سنتوں کی خدمت کے کم وبیش 30 شعبوں کو قائم کر کے سارا نظام ''**مرکزی مجلسِ شوریٰ**'' کے سپرد کر کے ان کی کارکردگی پر بھی نظر رکھتے ہیں، اس

کے علاوہ اپنے **بیانات و مدنی مذاکروں** کی کیسٹیں اور **تحریری رسائل و کتب** عطا کر کے بھی مسلمانانِ عالم کو اپنا فیض لٹاتے ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کا اپنی انفرادی عبادات کو قائم رکھنا جس میں عشقِ رسول، حرمین طیبین کی محبت، نوافل مثلاً تہجد، اشراق وچاشت کی ادائیگی میں استقامت، تلاوتِ قرآن، سنتوں اور مستحبات پر عمل دیکھنے والے کو مبتلائے حیرت کیئے دیتا ہے۔

آپ کی ذات سے متعلق مزید معلومات کے لئے ''امیرِ اہل سنت کی احتیاطیں''، ''عیسائی پادری امیرِ اہل سنت کے قدموں میں''، ''فکرِ مدینہ مع ۴۱ حکایاتِ عطاریہ'' اور ''امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کے آپریشن کی جھلکیاں'' نامی رسالوں کا مطالعہ فرمائیں، آپ کا ذوق دوبالا ہوجائے گا، ان شاء اللہ عزوجل۔

احساسِ ذمہ داری پیدا کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

الحمدللہ عزوجل! اس وقت ہماری مدنی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' سنتوں کی خدمت کے 30 شعبوں میں کام کررہی ہے جس کی جھلک آپ نے سابقہ سطور میں ملاحظہ فرمائی۔ دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ٹی وی اور وی سی آر اور کیبل کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی ہے، نیز علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص وعام کا میلان دنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے دینی مسائل سے جہالت کے بادل ہر طرف منڈلا رہے ہیں، یہود ونصاریٰ مسلمانوں کو مٹانے کے لئے اور اسلام کا پاکیزہ نقشہ بدلنے کے لئے مجتمع ہورہے ہیں، آج دنیا میں کتنے ہی ایسے مقامات ہیں جہاں نہ تو مسلمان مردوں کی جانیں محفوظ ہیں اور نہ ہی مسلمان عورتوں کی عزت، مساجد کا تقدس پامال

کیا جا رہا ہے، لادینیت و بدمذہبیت اپنے پنجے گاڑتی چلی جا رہی ہے۔

اس طرح کے کئی عوامل ہماری غیرتِ ایمانی کو للکار رہے ہیں اور ہم میں احساسِ ذمہ داری پیدا کرنے کے لئے ہمیں جھنجھوڑ رہے ہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں،......

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مَت کیسی متوالی ہے

سَونا پاس ہے سُونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے
تو کہتا ہے نیند ہے میٹھی تیری مت ہی نرالی ہے

آنکھیں ملنا جھنجھلا پڑنا لاکھوں جماہی انگڑائی
نام پر اٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کچھ گالی ہے

جگنو چمکے پتا کھڑکے مجھ تنہا کا دل دھڑکے
ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا اگیا بیتالی ہے

بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منہ
مینہ نے پھسلن کر دی ہے اور دھر تک کھائی نالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کر پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

شہد دکھائے زہر پلائے ،قاتل،ڈائن،شوہر کُش
اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضاؔ سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

آج کہیں فٹ بال اور شراب و کولڈ ڈرنک کے ڈھکن پر کلمہ لکھ کر، تو کہیں مسلمان مردوں کو داڑھی شریف اور اسلامی بہنوں کو پردے سے جبراً دور کر کے ہمارے دلوں کو چھلنی کیا جا رہا ہے، اور نہ جانے کتنے مسلمانوں کو دولت وشہرت کی لالچ دیکر اسلام سے دور کیا جا رہا ہوگا۔

آہ صد آہ! آج مسلمان اِنہی اسلام دشمن یہود و نصاریٰ کے طریقے پر چلنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ آج مسلمانوں میں نیکی کی دعوت کا جذبہ ختم ہوتا جا رہا ہے، اسلام کی خاطر قربانی دینے کا جذبہ ماند پڑتا جا رہا ہے، ہر گھر سینما گھر بنتا جا رہا ہے، مسلمان موسیقی ،شراب اور جوے کا عادی ہوتا جا رہا ہے، آج مسلمان تیزی کے ساتھ بداخلاقی کے عمیق گڑھے میں گرتا جا رہا ہے، ہر طرف اداسی ہی اداسی نظر آ رہی ہے، آج پھر آقا صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر انتہائی کڑا وقت آپڑا ہے آج پھر گلشنِ اسلامی پر خزاں کے بادل منڈلا رہے ہیں،......

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعاء ہے ۔۔۔ امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے ۔۔۔ پردیس میں وہ آج غریبُ الغرباء ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ ۔۔۔ خود آج وہ مہمان سرائے فقراء ہے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے فروزاں ۔۔۔ اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب ۔۔۔ اب معترض اس دین پہ ہَر ہَر زَہ سرا ہے
چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں ۔۔۔ پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے
گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی ۔۔۔ پر نام تیری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر ۔۔۔ مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے
وہ قوم کہ آفاق میں جو سر بفلک تھی ۔۔۔ وہ یاد میں اسلاف کی اب روبقضا ہے
جو قوم کہ مالک تھی علوم اور حِکم کی ۔۔۔ اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے
کھوج ان کے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا ۔۔۔ گم دشت میں اک قافلہ بے طبل و درا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت ۔۔۔ شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت ۔۔۔ سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں ۔۔۔ بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
اے چشمۂ رحمت **بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّی** ۔۔۔ دنیا پہ تِرا لطف سدا عام رہا ہے
جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چھڑایا ۔۔۔ جب تو نے کیا نیک سلوک اُن سے کیا ہے
سوبار تیرا دیکھ کے عفو اور ترحم ۔۔۔ ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے
برتاؤ ترے جبکہ یہ اعداء سے ہیں اپنے ۔۔۔ اعداء سے غلاموں کو کچھ امید سوا ہے
کر حق عزوجل سے دعاء امتِ مرحوم کے حق میں ۔۔۔ خطروں میں بہت جسکا جہاز آکے گھرا ہے
امت میں تیری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن ۔۔۔ دلدادہ تیرا ایک سے ایک ان میں سوا ہے
ایماں جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے ۔۔۔ وہ تیری محبت تیری **عِتْـــرَتْ** کی ولا ہے
جو خاک تیرے در پہ ہے جارُوب سے اُڑتی ۔۔۔ وہ خاک ہمارے لئے دارُوئے شفا ہے
جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف ۔۔۔ اب تک قبلہ تری امت کا رہا ہے
جس شہر نے پائی تری ہجرت سے سعادت ۔۔۔ مکے سے کشش اس کی ہر اک دل میں سوا ہے
کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو تیرے کیا ۔۔۔ اب تک تو تیرے نام پہ ایک ایک فدا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے ۔۔۔ نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی ۔۔۔ ہاں ایک دعاء تیری کہ مقبولِ خدا ہے
خود جاہ کے طالب ہیں نہ عزت کے ہیں خواہاں ۔۔۔ پر فکر ترے دین کی عزت کی سدا ہے

(ماخوذ از رسالہ جوشِ ایمانی از امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتھم العالیہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ان حالات میں امید کی ایک روشن کرن ''دعوتِ اسلامی اور امیرِ اہل سنت مدظلہ'' کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے اور اس مدنی کام کو عام کرنے کے لئے اپنے اندر احساسِ ذمہ داری پیدا کیجئے، دین کے لئے قربانی دینے کا جذبہ پیدا کیجئے۔ اسلامی بھائیوں کی ایک تعداد ہے جو دنیا کمانے میں مصروف ہونے کی وجہ سے پہلے پہل درس و بیان اور مدنی قافلے چھوڑ دیتے ہیں، ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے میں سستی کرتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ عمامہ کے تاج، پھر نمازِ باجماعت کی نعمت سے محرومی کا آغاز ہوتا ہے اور نہ جانے کتنے ترک کردہ گناہوں کا سلسلہ پھر سے شروع ہو جاتا ہے۔ ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اس طرزِ عمل سے شاید آپ کی دنیا تو سنور رہی ہو لیکن ذرا غور تو کیجئے کہ آخرت کا نقصان کتنا بڑا ہو رہا ہے؟ یاد رکھئے کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود نعمتوں کی فراوانی رب تعالیٰ کا انعام نہیں بلکہ اس میں سخت پکڑ کی جانب اشارہ ہے۔ جیسا کہ......

اللہ عزوجل کی ڈھیل:

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''جب تم دیکھو کہ اللہ عزوجل کسی بندے کے گناہ گار ہونے کے باوجود اس پر عطاؤں کی بارش برسا رہا ہے تو یہ اللہ عزوجل کی اس کیلئے ڈھیل (یعنی مہلت) ہے۔''

پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے یہ آیات مبارکہ تلاوت کیں،

''فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ

ط حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً فَاِذَا ھُمْ مُّبْلِسُوْنَ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئی تھیں ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے۔ یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے تو جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی اور سب خوبیوں سراہا اللہ رب سارے جہاں کا۔'' (پ۷، الانعام: ۴۴۔۴۵)

(مسند احمد، ج۶، رقم ۱۷۳۱۳، ص۱۲۲)

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا، اللہ عزوجل کی مدد سے ناامید ہونا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سے خود کو محفوظ تصور کرنا کبیرہ گناہوں سے بڑھ کر ہے۔'' (مکارم الاخلاق، باب فیمن ظلم رجلا مسلما، ص ۳۵۹، رقم: ۱۲۵)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بے وفا دنیا نہ پہلے کسی کی ہوئی نہ اب ہوگی۔ اگر ہماری بقیہ زندگی کی چند سانسیں بھی سنتوں کی خدمت کے لئے قبول ہوگئیں تو ہماری دنیا و آخرت سنور جائیگی، ان شاء اللہ عزوجل۔ اس دنیا کے مال واسباب کے پیچھے ہم کتنا ہی دوڑیں یہ پیٹ بھرنے والا نہیں ہے جیسا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے ''اگر انسان کو سونے کی دو وادیاں مل جائیں تو وہ تیسری کی تمنا کرے گا، انسان کا پیٹ تو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔''

(بخاری، کتاب الرقاق، ص۲۲۹، رقم: ۶۴۳۶)

ذرا غور تو کیجئے مال واسباب اور آسائش جمع کرنے کا احساس ہمیں دن رات کتنی مشقتوں میں مبتلاء کرتا ہے۔ دن بدن بڑھتی ہوئی مشقتوں کے باوجود ہمیں چین

نہیں آتا ،اور چین آئے بھی کیسے کہ ہمارا رب عزوجل فرما چکا،''اے انسان تو میری عبادت کے لئے فارغ ہوجا، میں تیرا سینہ غنٰی سے بھر دوں گا اور تیری غریبی دور کردوں گا اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تیرا ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری فقیری بند نہ کروں گا۔''

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج۳،ص۱۰۸، رقم:۵۱۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اللہ عزوجل کا کروڑ کروڑ احسان ہے کہ ہم جسمانی طور پر صحت مند ہیں۔اور ایک تعداد ہے جنہیں فرصت بھی میسر ہوتی ہے مگر ہم اس نعمت کی پرواہ کیئے بغیر اپنے شب وروز غفلت میں گزار رہے ہیں۔

دونعمتیں:

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے''دو نعمتیں ہیں جن میں لوگ بہت گھاٹے میں ہیں تندرستی اور فراغت۔''

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج۳،ص۱۰۵، رقم:۵۱۵۵)

پیارے اسلامی بھائیو! اکثر لوگ اپنا وقت اور صلاحیتیں محض دنیا کمانے میں صرف کرتے ہیں حالانکہ دنیا کی حقیقت تو یہ ہے کہ **محنت سے جوڑنا، مشقت سے اس کی حفاظت کرنا، حسرت سے چھوڑنا**۔لہذا! آیئے ہم اپنی **ذمہ داریوں کا احساس** کرتے ہوئے مدنی کاموں میں مصروفِ عمل ہوجائیں اور اپنے رب عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری میں لگ جائیں۔**دعوتِ اسلامی** کے مختلف شعبوں میں اپنا وقت صرف کرکے اسے قیمتی بنائیں مثلاً مدنی قافلوں میں سفر کریں اور مدنی انعامات پر بھی عمل کریں،

مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھیں یا پڑھائیں، مسجد و چوک درس میں بھی مصروف رہیں، تحصیل سطح کے اجتماعات میں بھی شرکت کریں، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت اور صدائے مدینہ کی دھومیں مچائیں، اس کے ساتھ گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں ،جیل خانہ جات، مجلس رابطہ ،شعبۂ تعلیم، تعویذات، جامعات ،مساجد کی تعمیرات، I.T (انٹرنیٹ)، **المدینۃ العلمیۃ**، تفتیش کتب و رسائل اور دارالافتاء وغیرہ کے شعبوں میں بھی اپنی خدمات پیش کرکے اپنے ذمہ دار ہونے کا کامل ثبوت دیں۔

جہاں (فیضان سنت کے ابواب سے) درس نہیں ہو رہے وہاں درس جاری کروائیں، جہاں مدرسۃ المدینہ بالغان نہیں لگ رہے وہاں جاری کروائیں، اپنے حلقے سے ہر ماہ تین دن کا مدنی قافلہ تو ضرور بالضرور سفر کروائیں بلکہ احساسِ ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے ہر ماہ خود کو تین دن، ہر ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن کے لئے اور عمر بھر میں ۱۲ ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کے لئے پیش کریں۔

اپنا یہ ذہن بنا لیجئے کہ ''**دعوتِ اسلامی**'' میری اپنی تحریک ہے اور یہ کہ ''میں ہر وقت ہر مدنی کام کرنے کے لئے تیار ہوں، ان شاء اللہ عزوجل۔'' **فکرِ مدینہ** کو اپنا معمول بنا لیجئے کہ بے عمل مبلغ کی زبان میں تاثیر کیسے پیدا ہوگی، دوسروں کو نیکی کی دعوت دینا اور اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے فکرِ مدینہ بھی نہ کرنا کس قدر محرومی ہے۔ اس کے علاوہ اُمتِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہترین خیرخواہی کرتے ہوئے عطاری بنانا بھی ہماری ذمہ داریوں میں شامل ہے کہ اس کے ذریعے غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی غلامی نصیب ہو جاتی ہے۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''میں اپنے مریدوں کا قیامت تک کے لئے توبہ پر مرنے کا (بفضلِ خدا عزوجل)

ضامن ہوں۔'' (بہجۃ الاسرار، ص۱۹۱، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امیرِ اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے رسائل اور کیسیٹوں کو فروخت اور تقسیم کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مدنی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ'' **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے،** ان شاء اللہ عزوجل۔''

تمت بالخير والحمدلله رب العٰلمين

ماخذ ومراجع

﴿1﴾ صحیح البخاری مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت
﴿2﴾ صحیح مسلم دارابن حزم بیروت
﴿3﴾ جامع ترمذی مطبوعة دارالفکر بیروت
﴿4﴾ سنن ابی داؤد مطبوعة داراحیاء التراث العربی بیروت
﴿5﴾ سنن ابن ماجه مطبوعة دارالمعرفة بیروت
﴿6﴾ سنن نسائی دارالجیل بیروت
﴿7﴾ الترغیب والترهیب للمنذری مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت
﴿8﴾ مسند ابویعلی الموصلی دارالکتب العلمیة بیروت
﴿9﴾ الطبقات الکبری مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت
﴿10﴾ حلیة الاولیاء مطبوعة دارالحدیث ملتان
﴿11﴾ کنزالعمال مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت
﴿12﴾ المسند للأمام احمد بن حنبل علیه الرحمةمطبوعة دارالفکر بیروت
﴿13﴾ مجمع الزوائد مطبوعة دارالفکر بیروت
﴿14﴾ السنن الکبری للبیهقی مطبوعة دارالمعرفة بیروت
﴿15﴾ تفسیر قرطبی مطبوعة دارالفکر بیروت
﴿16﴾ مشکاة المصابیح مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت
﴿17﴾ احیاء العلوم مطبوعه پرو گریسوبکس لاهور
﴿18﴾ تذکرة الاولیاء مطبوعة انتشارات گنجینه تهران ایران
﴿19﴾ کیمیائے سعادت مطبوعة انتشارات گنجینه تهران ایران
﴿20﴾ تاریخ الخلفاء مطبوعة میر محمد وقدیمی کتب خانه کراچی
﴿21﴾ نصاب مدنی قافله مطبوعه مکتبة المدینة باب المدینه کراچی
﴿22﴾ من نفحات الخلود مطبوعه مکتبه قادریه لاهور
﴿23﴾ جوشِ ایمانی مطبوعه مکتبة المدینة باب المدینه کراچی